مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت میاں معراج الدین صاحب عمرؓ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ اور ۲۸ جولائی ۱۹۴۰ء کو وفات پاگئے تھے۔ امانتاً عام قبرستان میں مدفون تھے۔ آج ان کی نعش نکالی گئی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جنازہ پڑھایا۔ اور نعش کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص صحابہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی مدارج کے لئے دُعا کریں ؛

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ کو کشمیر سلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے ؛

جلد ۳۰ | ۲۲ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش | ۵ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ | ۲۲ ماہ اپریل ۱۹۴۲ء | نمبر ۹۱

"زمزم" کی خاموشی

کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ ایک طرف تو اعتراف کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت عوام اور خواص دونوں طبقے قابلِ اصلاح ہیں مسلمانوں کی اکثریت اخلاقی رذائل میں مبتلا ہے۔ بددیانتی میں وُہ خاص شہرہ رکھتے ہیں۔ مذہب پر رسم و رواج کا غلبہ ہے۔ حدود اللہ کو برسر بازار توڑا جا رہا ہے۔ جہالت۔ اور بداخلاقی پہ انہیں ناز ہے۔ اور دوسری طرف جب یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کی ابتر حالت پر رحم اور شفقت فرما کر ایک مصلح بھیجا ہے۔ اور وُہ مصلح وُہی ہے۔ جو تمام مذاہب کا موعود ہے اور جس کی صداقت کی زمینی۔ اور آسمانی علامات پوری ہو چکی ہیں۔ تو اس میں نقص نکالے جاتے اور یہاں تک غیر معقول باتیں کہی جاتی ہیں۔ کہ "ہم تو ایسے مامور کے قائل ہیں۔ جو پہلے اصلاح کرے۔ اور بعد میں کہے۔ کہ وُہ مصلح ہے" (زمزم ۳۰ مارچ)

حالانکہ اسلام سے معمولی سی واقفیت رکھنے والا بھی جانتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے مصلح سب سے پہلے اپنا دعوےٰ پیش کیا کرتے ہیں۔ خود سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اول دعوےٰ کیا۔ کہ میں خدا کا رسُول ہوں۔ اور پھر دُنیا کی اصلاح کی طرف متوجہ ہُوئے عقلی طور پر بھی یہی ثابت ہے۔ کہ منصب کا اعلان پہلے ہو اور کام اس کے بعد۔ وائسرائے ہند کے تقرر کا اعلان پہلے ہو جاتا ہے۔ اور پھر وُہ اپنے عہدہ کا کام شروع کرتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی کام پہلے کر کے دکھائے۔ اور اپنے منصب کا ذکر بعد میں کرے ؛

ظاہر ہے۔ کہ قلوب کی اصلاح کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اور جب تک ان لوگوں کو جو گردوپیش کے حالات کی وجہ سے بے حد اصلاح کے محتاج ہوں۔ یہ نہ بتایا جائے۔ کہ انہیں دعوتِ اصلاح دینے والا اپنے ساتھ خدا تعالےٰ کی خاص تائید اور نصرت رکھتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ سے قوت پا کر اصلاحِ خلق کے کام پر مقرر ہُوا ہے اس وقت تک قلوب میں عظیم الشان انقلاب اور بہت بڑا تغیر نہیں پیدا ہو سکتا۔ پس مصلح کے لئے پہلے اپنا دعوےٰ پیش کرنا ضروری ہے۔ لیکن چونکہ قلوب انتہائی طور پر زنگ آلود ہو چکے ہیں۔ اس لئے کہا جاتا ہے۔ کہ ہم تو ایسے مامور کے قائل ہیں۔ جو پہلے اصلاح کرے۔ اور بعد میں کہے۔ کہ وُہ مصلح ہے۔ مگر یہ مطالبہ خود اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اصلاح احوال کی بے حد ضرورت ہے۔ اور مصلح کا مبعوث ہونا نہایت ضروری ہے ؛

اسی سلسلہ میں یہ بھی کہا گیا۔ کہ:-

"اگر قادیان میں کوئی مصلح پیدا ہو چکا ہے۔ تو وُہ یقیناً ایسا ہے۔ کہ خود اس کی اصلاح کے لئے بھی کسی مصلح اور مامور کو منظرِ عام پر آنا چاہیئے" کیوں؟ اس لئے "کہ" الفضل کا مسیح موعود اور مامور اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے۔ کہ اس کے پیرؤوں میں کوئی للّٰہیت پیدا نہیں ہُوئی"

(زمزم ۳۰ مارچ)

مگر یہ محض قیاس آرائی اور بہانہ سازی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ صرف یہ کہ اپنے مخلص پیرؤوں کے متعلق یہ تحریر نہیں فرمایا۔ بلکہ یہ لکھا ہے۔ کہ "کئی وجوہ سے اس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے" نیز یہ "کہ خدا نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق بھری ہُوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں" اور یہ حقیقت ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو اس وقت دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا بہترین ثبوت پیش کر رہی۔ اور اسلام کی صحیح تعلیم پر نہ صرف خود عامل ہے۔ بلکہ دوسروں کو بھی چلانے کے لئے بے مثال قربانیاں کر رہی ہے ؛

"زمزم" نے اس بارے میں لکھا تھا۔ اگر وُہ (الفضل) واقعات کی روشنی میں کسی مامور کی نشان دہی کرتا۔ تو "زمزم" سب سے پہلے اس کی تائید میں اپنی آواز بلند کرتا۔ لیکن وُہ واقعات سے اس لئے بحث نہیں کرتا۔ کہ مامور اور مصلح کو مان کر بھی اصل غرض پُوری نہ ہُوئی"

اس کے جواب میں ہم نے واقعات سے بحث کرتے ہُوئے لکھا۔ "یہ واقعات ہیں۔ اور ناقابلِ تردید واقعات کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کی خدمتِ دین کے لئے جانی اور مالی قربانیاں بے مثال نہیں۔ کیا تمام دُنیا کے کروڑوں مسلمان مل کر بھی اسلام اور حفاظتِ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کے برابر اپنے اموال خرچ کر رہے ہیں۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ میں دین کی یہ محبت اور دین کے لئے یہ قربانی اور ایثار محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصلاح کا نتیجہ ہے"

"زمزم" نے اپنے اعلان کا کسی قدر پاس کرتے ہُوئے مذکورہ بالا واقعات کی تائید میں آواز بلند کی۔ چنانچہ لکھا۔ "ان کا نظام اور کاروبار بہت وسیع ہے۔ اور غیر ممالک میں بھی ان کے مشن قائم ہیں۔ اور جب ہم ان کی مساعی کا مقابلہ اپنی جماعتوں کی مساعی کے ساتھ کرتے ہیں تو بلا اختیار ہمیں قادیانی مبلغین کی مساعی کی داد دینا پڑتی ہے" (زمزم ۱۵ اپریل) لیکن اس کے ساتھ ہی یہ کہہ کر صداقت کو مشتبہ کرنے کی بھی کوشش کی ہے کہ "کسی جماعت کی زندگی کے لئے ضروری نہیں کہ وُہ صادق بھی ہو۔ زندگی کا لازمہ نظم اور علم ہے۔ اور علم و نظام کی بدولت ہر جماعت زندہ رہ سکتی ہے"

افسوس کہ یہ کہتے ہُوئے دینی جماعتوں اور سیاسی پارٹیوں میں امتیاز نہیں کیا گیا۔ ایک سیاسی پارٹی اور دُنیوی ترقی کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لینے والی قوم نظم اور علم کے بل بوتے پر دُنیوی لحاظ سے زندہ رہ سکتی ہے۔ لیکن کوئی مذہبی جماعت اس وقت تک زندہ نہیں رہ سکتی جب تک اس کی بنیاد حق۔ اور صداقت پر نہ ہو۔

ہم چیلنج کرتے ہیں۔ کہ کوئی ایک جماعت ہی ایسی پیش کی جائے۔ جو کسی جھوٹے مذہب اور غلط عقائد کو لے کر مذہبی و دینی لحاظ سے کامیاب ہوئی ہو۔ خود خدا تعالےٰ نے مومنوں کے لئے جو زندگی قرار دی ہے وہ تو یہ ہے یا ایہا الذین اٰمنوا استجیبوا للّٰہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم یعنی اے ایمان لانے والو اللہ اور اس کے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکام مانو تاکہ وہ تمہیں زندگی عطا کرے۔ پس یہ زندگی علم اور نظام کے سہارے نہیں۔ بلکہ اس کی بنیاد حق و صداقت پر ہے۔ اور یہی زندگی خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔ کیونکہ اس کی اصل غرض دنیا میں اپنی حکومت قائم کرنا نہیں۔ اور دنیوی شان و شوکت حاصل کرنا نہیں۔ بلکہ صرف اعلائے کلمۃ اللہ ہے۔ باوجود اس کے جب اس زندگی کی مثال دوسرے کروڑوں مسلمانوں میں نہیں مل سکتی۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ہی حق پر ہے۔

ظاہر ہے کہ ہم نے جو کچھ لکھا۔ احقاق حق کے لئے لکھا "زمزم" اور اس کے ہم خیال لوگوں کی خیر خواہی اور ہمدردی کو پیش نظر رکھ کر۔ حق و صداقت قبول کرنے کی دعوت دیتے ہوئے لکھا اور اس راہ میں جو روڑے اٹکانے کی کوشش کی گئی۔ ان کو دور کرنے کے لئے لکھا۔ خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے ہمیں اظہار حق کی توفیق دی۔ اور اسے ایسا مؤثر بنایا کہ "زمزم" کو سر تسلیم خم کر دینا پڑا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اس نے وہ طریق اختیار نہ کیا۔ جو حق پسند اور بہادر انسانوں کا شیوہ ہے۔ اور جس کی مثال قرآن کریم میں ان ساحروں کی موجود ہے۔ جنہیں فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے جمع کیا تھا۔ جب ان پر صداقت ظاہر ہو گئی۔ تو انہوں نے نہایت جرأت اور دلیری کے ساتھ اسے قبول کرنے کا اقرار کر لیا۔ اور فرعون ایسے جابر بادشاہ کی دھمکی کی بھی کوئی پروا نہ کی۔

"زمزم" (۱۹ اپریل) نے ایک طرف تو یہ عذر پیش کیا ہے۔ کہ "زمزم" مناظرانہ طرز کا اخبار نہیں۔ اور نہ اس کا یہ پیشہ ہے۔ کہ ذہنی کشتی کے لئے آستینیں چڑھا کر سامنے آئے۔ اور مناظرانہ ادعی ولا شدا اسپرٹ کو ہوا دے۔ "الفضل کا پیشہ ہے کہ وہ ہر شخص سے الجھے۔ لیکن زمزم کسی مناظرانہ رنگ میں الجھنا نہیں چاہتا۔" اور دوسری طرف لکھا ہے۔

"زمزم میں یہ فراخ حوصلگی بدرجہ اتم موجود ہے۔ کہ مناظرے کا میدان مخالف کے لئے چھوڑ دے۔ اور اس کی فاتحانہ حیثیت تسلیم کر کے خاموش ہو جائے۔"

تعجب ہے۔ "زمزم جو بحث و مذاکرہ" کے میدان میں کھڑا ہو کر دوسروں کو للکارتا رہتا ہے۔ "الفضل" کے مقابلہ میں مذہبی امور کے متعلق مناظرہ سے کانوں پر ہاتھ رکھ رہا ہے۔ حالانکہ وہ مناظرہ جو احقاق حق کے لئے کیا جائے۔ قطعاً معیوب نہیں۔ بلکہ ضروری ہے۔ "زمزم" کو چاہئے تھا۔ فتح و شکست کو نظر انداز کر کے اس حقیقت کا اعتراف کر لیتا۔ کہ اس وقت جبکہ مسلمان اصلاح کے بے حد محتاج ہیں۔ خدا تعالےٰ نے یقیناً "مصلح مبعوث" کیا ہے۔ اور وہ وہی ہے جس کے سوا اور کوئی مدعی اس میدان میں نظر نہیں آتا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ خاموش ہو جانا تو کوئی بڑی بات نہیں۔ تاہم اگر اس کی پابندی کی گئی۔ اور "زمزم" کے صفحات میں احمدیت کے خلاف لکھنا بند کر دیا گیا۔ تو ہم اسے شرافت کی ذیل میں شمار کریں گے۔

جناب میر قاسم علی صاحب کی افسوسناک وفات

قادیان ۲۰ شہادت ۱۳۲۱ہش۔ یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ آج ۱۰ بجے شب جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق چند روز شدید بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

درخواست دعا

جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے کا صاحبزادہ مرزا مبارک احمد ایک عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ اور ابھی تک باوجود پوری کوشش اور سعی سے علاج کرنے کے افاقہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ احباب جماعت عزیز کی صحت یابی کے لئے خصوصیت سے دعا کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دل بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے

"حوادث کے بارہ میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے۔ کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی۔ اور زلزلے آئیں گے۔ اور شدت سے آئیں گے۔ اور قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے۔ اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ جو توبہ کریں گے۔ اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے۔ خدا ان پر رحم کرے گا۔ جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی۔ ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو۔ لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کر لیں گے۔ اور ان راہوں کو اختیار کریں گے۔ جو خدا کو پسند ہیں۔ ان کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے میں نے تجھے بھیجا۔ تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں۔ اور فرمایا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ میں تجھے اس قدر برکت دوں گا۔ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہو گا مجھے خبر دی۔ اور فرمایا۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے۔ لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں سو راستباز بنو اور تقوےٰ اختیار کرو۔ تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو۔ تا اس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے۔ لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائیں گے۔" (الوصیت)

ماہواری رپورٹ احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ

مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ گولڈ کوسٹ لکھتے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ماتحت ۳۱ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ ۴۳ لیکچر دیئے گئے۔ ۱۲۸۳ افراد ان تقاریر سے مستفید ہوئے۔ ۱۹۲ اشخاص کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ ۲۱۰ نومبایعین سلسلہ حقہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ علاقہ اشانٹی میں ایک جنرل میٹنگ منعقد کی گئی۔ یہ اجلاس صرف علاقہ اشانٹی کی جماعتوں کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔ تمام جماعتوں کے احباب تشریف لائے۔ سیکرٹری صاحب اشانٹی سیکشن نے تمام امور کو جو کہ کالونی جنرل میٹنگ میں طے ہوئے تھے اشانٹی کے احباب کے سامنے پیش کئے۔

احباب نے بخوشی ان تمام تجاویز کو قبول کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ انشاء اللہ وہ ضرور ان تجاویز پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں گے۔ اقتصادی حالات کی خرابی کی وجہ سے جماعت نہایت ہی مشکل ایام میں سے گزر رہی ہے۔ مزید برآں انسپکٹر آف سکولز کی رپورٹ کی بناء پر ہمیں مجبوراً چھ نئے اساتذہ کام پر لگانے پڑے ہیں۔ جس کی وجہ سے جماعت کا بوجھ پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گیا ہے۔ اور میری پریشانیوں کا ایک نیا باب کھل گیا ہے۔ لیکن مجھے کامل امید ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ خود ہی اس بوجھ کو اٹھانے کی توفیق دے گا اور اپنی غریب جماعت کی مدد کرے گا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں چار دفعہ خدام الاحمدیہ کا اجلاس ہوا۔ روزانہ ڈاک کے باقاعدہ جوابات دیئے گئے۔ ہر روز بعد نماز فجر قرآن مجید۔ حدیث شریف۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور وحی حضرت جری اللہ کا درس ہوتا رہا۔ مبلغین کو قرآن کریم۔ حدیث شریف۔ عربی کتب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صرف و نحو کے اسباق دیئے جاتے رہے۔

مہتمم نشر و اشاعت قادیان

جماعت احمدیہ کا ہر فرد آنے والی نسلوں کیلئے نمونہ بنے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت احمدیہ کو موجودہ لوگوں اور آنے والی نسلوں کے لئے بطور نمونہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ضروری ہے۔ کہ انسان دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو گناہ کے گڑھے میں نہ ڈالے ورنہ وہ ضرور ہلاک ہوگا۔ کیونکہ جو شخص دیدہ و دانستہ زہر کھاتا ہے۔ یا کوئیں میں گرتا ہے۔ وہ نہ دنیا کے نزدیک قابل رحم ٹھہر سکتا ہے۔ نہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس لئے یہ ضروری۔ اور بہت ضروری ہے خصوصاً ہماری جماعت کے لئے جس کو اللہ تعالےٰ نے نمونہ کے طور پر انتخاب کیا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ آنے والی نسلوں کے لئے یہ جماعت ایک نمونہ ٹھہرے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ بد صحبتوں۔ بد رفیقوں اور دوستوں سے پرہیز کرے۔ جو اس کی روحانیت پر بُرا اثر ڈالتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو نیکی کی طرف لگائے۔ اور اپنی ہر ایک حرکت اور سکون میں نگاہ رکھے۔ کہ وہ اس کے ذریعہ سے دوسروں کے لئے ایک ہدایت کا نمونہ قائم کرتا ہے۔ یا نہیں"

(تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں جب ہم جماعت میں بعض نئے داخل ہونے والوں۔ یا بعض کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے والوں۔ یا یوروپین سوسائٹی میں اُٹھنے بیٹھنے والوں کی عملی حالت کو دیکھتے ہیں۔ تو ان کی شکلوں۔ لباس اور عادات سے ہمارے سامنے وہ تصویر نہیں آتی۔ جو اسلام۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہماری زندگیوں کے ذریعہ دنیا کو دکھانا چاہتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہمارے لئے یہ سوال خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور پوری سنجیدگی سے غور کرنے کے قابل بن جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل گو اسلامی تعلیم قرآن کریم میں موجود تھی۔ مگر عملی لحاظ سے مفقود تھی اب جبکہ ہماری جماعت کا یہ دعوےٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرکے ہماری جماعت شریعت اسلامیہ کو اپنے عمل سے دنیا میں قائم کرے گی اور دین کے ہر حصہ میں دوبارہ زندگی کی روح پھونکے گی۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ شریعت اسلام کے ہر حصہ پر پوری طرح عمل کریں۔ ورنہ دنیا کے لوگ اس بات کو کس طرح سمجھ سکیں گے کہ واقعی اسلام کی ہر تعلیم قابل عمل ہے۔ کیونکہ بغیر عملی نمونہ کے کسی صداقت کا سمجھنا اور اس پر عمل پیرا ہونا ممکن نہیں۔ پس ہم اپنی ذمہ داری سے اس وقت تک عہدہ برآ نہیں ہوسکتے۔ جب تک کہ ہم عملی طور پر اسلام کی تعلیم کا کامل نمونہ اپنی زندگیوں سے دنیا کے سامنے پیش نہ کریں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ بعض نوجوان اپنی ذمہ داریوں کو نہیں سمجھتے۔ اور یہ خیال کرتے ہوئے کہ اسلام یا شریعت اسلام کو اس امر سے کیا تعلق ہے۔ کہ ہم ڈاڑھی رکھتے ہیں یا نہیں موجودہ عیسائی تمدن کے زیر اثر داڑھی نہیں رکھتے۔ اسی طرح ارد گرد کے حالات سے متاثر ہوکر انگریزی لباس کی نقل کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ اور اس پر فخر کرتے ہیں۔ کہ نکٹائی لگائی جائے۔ پتلون اور ہیٹ پہنی جائے۔ سگرٹ نوشی کی جائے۔ حالانکہ ہمارے آقا و مولےٰ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہمارے سامنے ہے۔ کہ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جو شخص دوسری قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ اسی میں سے ہوجاتا ہے۔ ہمارے زمانہ کے مامور اور مصلح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ بار بار بتایا ہے۔ کہ ہماری جماعت کے قیام کی غرض دنیا میں خالص اسلامی تمدن کا قیام ہے۔ چنانچہ جب ایک دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انگریزی وضع قطع اور لباس کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا:-

"انسان کو جیسے باطن میں اسلام دکھانا چاہیئے۔ ویسے ہی ظاہر میں بھی ان لوگوں کی طرح نہیں ہونا چاہیئے۔ جو انگریزی لباس کو یہاں تک اختیار کرتے ہیں۔ کہ عورتوں کو بھی اُس لباس اور وضع میں رکھنا پسند کرتے ہیں۔ جو شخص ایک قوم کے لباس کو پسند کرتا ہے۔ تو پھر وہ آہستہ آہستہ اُس قوم کو اور اس کے دوسرے اوضاع و اطوار کو حتیٰ کہ مذہب کو بھی پسند کرنے لگتا ہے۔ اسلام نے سادگی کو پسند فرمایا ہے۔ تکلفات سے منع کیا ہے"

(فتاوےٰ احمدیہ جلد دوم۔ صفحہ ۵۴)

نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام داڑھی کے متعلق فرماتے ہیں:-

"داڑھی کا جو طریق انبیاء اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے۔ وہ بہت پسندیدہ ہے خدا نے یہ ایک امتیاز عورت اور مرد کے درمیان رکھ دیا ہے۔ مسلمان کو اپنے ہر ایک حال میں۔ اور وضع قطع میں غیر متمدانہ چال رکھنی چاہیئے۔ جب ایک شخص ایمان لاتا ہے۔ تو پھر ڈرتا کس چیز سے ہے۔ اور وہ کونسی چیز ہے۔ جس کی خواہش اب اس کے دل میں باقی رہ گئی ہے کیا کفار کی رسوم و عادات کی۔ اب اُسے ڈر چاہیئے۔ تو خدا کا۔ اور اتباع چاہیئے۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ کسی ادنےٰ سے گناہ کو خفیف نہ جاننا چاہیئے۔ بلکہ صغیرہ سے ہی کبیرہ بن جاتے ہیں۔ اور صغیرہ کا ہی اقرار کبیرہ ہے ہمیں تو اللہ تعالےٰ نے ایسی فطرت ہی نہیں دی۔ کہ ان کے لباس یا پوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ ہر ایک انسان کے دل کا خیال ہے۔ بعض داڑھی مونچھ منڈوانے کو خوبصورتی سمجھتے ہیں۔ مگر ہم کو اس سے ایسی سخت کراہت ہے۔ کہ سامنے ہو تو کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا"

(بدر ۳ ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۵ء)

تمباکو نوشی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ ایک لغو اور اسراف کا فعل ہے اور مومن کی شان ہے۔ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔ اگر یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں ہوتا تو آپ اپنے صحابہ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے" (الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

نیز فرمایا:-

"تقوےٰ یہی ہے۔ کہ اس سے نفرت اور پرہیز کریں۔ مونہہ میں اس سے بدبو آتی ہے اور یہ ایک منحوس صورت ہے۔ کہ انسان دھوآں اپنے اندر داخل کرے۔ اور پھر باہر نکالے۔ عمدہ تندرست وہ آدمی ہے۔ جو کسی شئے کے سہارے زندگی بسر نہیں کرتا۔"

(بدر اپریل ۱۹۰۳ء)

نیز فرمایا:-

"انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اُس میں ایمان ہو۔ مَیں حقہ کو منع کرتا۔ اور ناجائز قرار دیتا ہوں" (فتاویٰ احمدیہ)

نیز آپ کے ایک اشتہار مورخہ ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء کا ملخص یہ ہے:-

"میں نے چند ایسے دوستوں کی شکایت سُنی تھی۔ کہ وہ پنج وقت نماز میں حاضر نہیں ہوتے تھے۔ اور بعض ایسے تھے۔ کہ ان کی مجلسوں میں ٹھٹھے اور ہنسی اور حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا۔ ....

... اس لئے میں نے بلا توقف اُن سب کو یہاں سے نکال دیا ہے۔ تاکہ دوسروں کے ٹھوکر کھانے کا موجب نہ ہوں"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں مَیں اپنی جماعت کے ہر مخلص احمدی اور نوجوان سے پُرزور اپیل کرتا ہوں۔ کہ اس رُوح کو مدنظر رکھتے ہوئے جو کہ حضور کے ان ارشادات سے ظاہر و باہر ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اپنی زندگیوں کو اس پاک اسوہ کے مطابق بنائیں۔ تاہم حقیقی رنگ میں دنیا کے لوگوں کے لئے بطور نمونہ قرار پاسکیں۔

برادران! یہ کس قدر عزت اور شرف کا مقام ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں عطا فرمایا۔ کاش ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور اپنے ماحول اور تمدن کی رو میں بہہ کر اس شرف کو ضائع نہ کر بیٹھیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہمیں دیا گیا ہے۔

شیخ یوسف علی بی۔ اے
کارکن نظارت تعلیم و تربیت قادیان

دُنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جُدا ہے

۲۶ مارچ کو مکرمی جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا حسب ذیل تار ملا۔

"Extremely Sorry your father died. Hazrat led funeral prayers, Buried yesterday in special part in holy cemetry, God with you"

یعنی نہایت افسوس ہے کہ آپ کے والد صاحب وفات پا گئے۔ حضرت صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ کل ان کو بہشتی مقبرہ کے خاص قطعہ میں دفنا دیا گیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

تار کھولتے وقت میرے دل میں خیال تھا۔ کہ شائد اس میں مولوی محمد دین صاحب کی قادیان سے روانگی کی اطلاع ہے۔ جن کو میری جگہ آنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ جب پڑھا تو والد صاحب جناب حافظ نبی بخش صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کی خبر تھی۔ اس پر چند لمحوں کے لئے نہ تو میں بات کر سکا۔ اور نہ بیٹھ سکا۔ لیکن آخر انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ربنا اغفر لی ولوالدی پڑھتا ہوا چارپائی پر بیٹھ گیا۔ پھر اٹھا اور وضو کر کے مسجد میں دُعا کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اور اپنے مولا کے سامنے دل کا بخار نکالا۔ اس کے معاً بعد میرے دل نے کہا۔ بے شک مجھے باپ پیارا تھا۔ مگر بلانے والا ہے سب سے پیارا۔ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر اور طبیعت میں سکون پیدا ہوا۔

ایسا حادثہ دُوسری دفعہ میری زندگی میں مجھ پر گزرا ہے۔ پہلی مرتبہ ۱۹۲۵ء میں جبکہ میں گولڈ کوسٹ میں تبلیغ کے لئے تعینات تھا تو والدہ صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تھی۔ اور دوسری دفعہ اب والد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے مولا سے جا ملے۔

میرا دل ان کے فراق سے محزون ہے۔ مگر لا نقول الا ما یرضی بہ ربنا۔ میں اپنے مولا کی رضا پر صابر ہوں۔ اور اس نے جو کچھ کیا اس پر شاکر۔ اور دعا کرتا ہوں اللھم اغفر لھما وارحمھما واعف عنھما۔ رب ارحمھما کما ربیانی صغیراً۔

ہمارے سارے خاندان کے لئے یہ بڑے فخر کی بات ہے۔ کہ والد صاحب وفات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں ہوئی۔ بے شک وہ غریب تھے۔ مگر ان کا دل دولت ایمان سے یقیناً بھرا ہوا تھا۔ اور جس طرح اپنی زندگی میں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک ہی کمرہ میں کئی بار سوئے۔ آج اپنی وفات کے بعد بھی ایک ہی خطۂ زمین میں اپنے آقا کے ساتھ سو رہے ہیں۔

حضرت والد صاحب رضؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے وقت میں شناخت کیا۔ جبکہ وہ بالکل نو عمر اور سکول میں پڑھتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابھی دعوےٰ نہیں کیا تھا۔ ہمارا گاؤں (فیض اللہ چک سے پانچ میل سے کم فاصلہ پر واقع ہے۔ وہاں سے والد صاحب مرحوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت حافظ نور محمد صاحب اکٹھے قادیان جایا کرتے تھے۔ اور حافظ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ جو ہمارے رشتہ دار تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں رہا کرتے تھے۔ (بلکہ حافظ حامد علی صاحب کو میرے والد صاحب اور حافظ نور محمد صاحب ہی کسی بیماری کا علاج کرانے کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس لائے تھے۔ پھر وہ وہیں رہ پڑے)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے خدام سے جو محبت تھی۔ اور جو شفقت ان پر حضورؑ فرمایا کرتے تھے۔ اس کا بیان الفاظ میں ممکن نہیں۔ اس شفقت کی یاد ان پروانہ ہائے شمع ہدایت کو بے چین و بے قرار رکھتی۔ اور آٹھ آٹھ آنسو رلایا کرتی تھی۔ آپ اکثر حضور کی شفقتوں کا ذکر فرماتے۔ اور پھر چشم پُر آب ہو کر پنجابی کا ایک شعر پڑھنے لگ جاتے۔ وہ شعر تو مجھے یاد نہیں۔ مگر کسی نے اپنے محبوب کی یاد میں کہا ہے۔ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک ہی کمرہ میں سوئے۔ جنہوں نے ایک ہی برتن میں حضور کے ساتھ کھانا کھایا۔ اور ان کو حضور نے اپنے دست مبارک سے بوٹیاں اصرار کے ساتھ کھلائیں۔ جیسے نہایت شفیق ماں۔ اپنے بچے کو اصرار کے ساتھ کھلاتی ہے۔ ان جیسا خوش نصیب اور کون ہو سکتا ہے۔ اور انہیں دنیا کی نعماء میں سے اور کونسی نعمت پسند آ سکتی ہے۔ اور یہ سب شفقتیں ہمارے باپ پر اس کے آقا (علیہ وعلیٰ مطاعہ الصلوٰۃ والسلام) نے کیں اور متعدد بار کیں

منکسر المزاجی

حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ کی طبیعت میں منکسر المزاجی بہت تھی۔ جب کبھی ان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کوئی روایت بتلانے کو کہا جاتا تو بتلانے سے ڈرتے اور فرماتے کہ شائد حافظہ کی کمزوری کے باعث واقعہ کے بیان کرنے میں کوئی غلطی ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود میرے محب صادق سردار مصباح الدین صاحب (جو ایک زمانہ میں اکثر احباب سے ذکر حبیب پر تقریریں کرایا کرتے تھے) کے اصرار کے حضرت والد صاحب نے انہیں نہایت ہی تھوڑی سی روایتیں لکھوائی تھیں۔ اور افسوس ہے کہ میں خود بھی ان سے ذخیرہ حاصل نہ کر سکا۔ ایک تو جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ وہ اپنی منکسر المزاجی کے باعث بیان ہی کم کرتے تھے۔ دوسرے مجھے ادب کی وجہ سے ان سے بہت حجاب رہتا تھا۔ افسوس کہ یہ خزانہ اب ان کے ساتھ ہی دفن ہو گیا۔

مہمان نوازی

والد صاحب رضی اللہ عنہ میں مہمان نوازی کی صفت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ بلکہ ہماری والدہ رضی اللہ عنہا بھی اس صفت سے خوب متصف تھیں۔ مہمان کے آنے پر بہت خوش ہوتے۔ اور حتی الوسع نہایت پُر تکلف طریق سے اسکی خدمت کرتے۔ اس میں کسی کو جاننے یا نہ جاننے کا سوال نہ تھا۔ جہاں جہاں وہ اپنی ملازمت کے سلسلہ میں رہے۔ اور یہ اقامت دیہات میں ہی بالعموم رہی۔ وہاں اگر کوئی مسافر مسجد میں ٹھہرا ہوا معلوم ہوتا تو اسے بھی کھانا پہنچاتے۔ نوکر جو بانتخواہ ہوتا اسے بھی وہی کھانا دیتے۔ جو خود گھر میں کھاتے۔ ہمسائیوں کے حقوق کا بہت خیال رکھتے۔ رشتہ داروں سے ہمیشہ حسن سلوک کرتے۔ اور آخری عمر تک یعنی ملازمت سے فارغ ہونے پر بھی ایسا ہی کرتے رہے۔ طبیعت میں ذرہ تلخی تھی۔ مگر نہ تو کسی سے نقار رکھتے۔ اور نہ ہی غصہ دیرپا ہوتا۔ بلکہ بڑی جلدی طبیعت نرم ہو جاتی۔ اور کسی سے کوئی سختی کی ہوتی۔ تو اس پر افسوس کرتے۔ اور اسکی دلجوئی کی کوشش کرتے۔ دوسرے کے درد میں شریک ہوتے۔ اور عیادت مریض کے بھی پابند تھے۔

اولاد سے شفقت

اپنے بچوں سے خاص محبت تھی۔ ضرورتاً تادیب کے لئے سزا بھی دیتے مگر ان سے بڑی محبت کرتے۔ اور ان کی تعلیم کا خاص خیال کرتے۔ اور کھلے دل سے خرچ کرتے۔ قرآن کریم ہم سب بچوں کو خود پڑھایا۔ نماز سکھلائی۔ پٹوار کے کام میں جیٹھ اساڑھ کی دھوپ میں سارا سارا دن گرداوری کے لئے پھرتے رہنے کے بعد تھکاوٹ سے چور ہو کر شام کو گھر آتے۔ مگر پھر بھی خود بلا کر قرآن کریم اور نماز کا سبق دیتے۔ بعض بچوں کو ترجمہ بھی پڑھایا۔ خود احکام اسلام کی پابندی کرتے۔ جیٹھ۔ اساڑھ میں بھی سارا سارا دن گرداوری کرنے کے باوجود روزے رکھتے۔ اور بچوں سے بھی احکام دین کی پابندی سختی سے کراتے تہجد کے وقت بچوں کو جگاتے۔ بالخصوص ایام سرما میں انکو اپنے پیچھے کھڑا کر لیتے۔ اور باجماعت نوافل ادا فرماتے۔ اور قرآن کریم کی دعائیں بہت پڑھتے۔ دعاؤں کی ویسے بھی بہت عادت تھی۔ اور ان کی قبولیت پر یقین۔ اکثر دعائیں انکی قبول ہوتیں۔ اور قبل از وقت ان کو اطلاع مل جاتی۔ بعض دفعہ ادھر دعا کی۔ اور ادھر کام ہو گیا۔

راضی برضا

قضا الٰہی پر سدا راضی رہتے۔ بلکہ ایک واقعہ نے جو غالباً ۱۹۰۷ء میں ہوا۔ انکو حضرت مسیح موعودؑ کی خوشنودی خاص کی سند دلائی۔ ہماری دو بڑی بہنوں زینب اور عائشہ کی شادیاں اس سال ہوئی تھیں۔ اور ہمارے خاندان میں یہ پہلی شادیاں تھیں۔ ان شادیوں کے لئے آپ اپنی جائے ملازمت سے رخصت لے کر فیض اللہ چک گئے۔ ان دنوں ہمارا بڑا بھائی عبدالرحمنؓ قادیان میں پڑھتا تھا جو شائد عبدالرحمن اسپیشل کے نام سے معروف تھا کیونکہ وہ وہاں اسپیشل کلاس میں گیا تھا۔

اس کو جگہ میں پھوڑا نکلا۔ اور اس کی اطلاع حضرت والد صاحب کو گاؤں میں مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ اور بعض اور طالبعلموں کے ذریعہ پہونچائی گئی۔ والد صاحب فوراً قادیان پہونچے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ علاج فرماتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی دوائی عنایت فرمائی۔ مگر ہمارا بھائی جانبر نہ ہو سکا۔ اس کی لاش گاؤں میں لے جائی گئی۔ ہماری بڑی بہن کی برات راہوں ضلع جالندھر سے آنے والی تھی۔ اور بھائی کی وفات اور برات کے آنے میں شاید دو تین دن کا ہی وقفہ تھا۔ جب ان کو اطلاع ہوئی تو انہوں نے تار دیا۔ کہ اس موت کے مدنظر وہ شادی کی تاریخ بدل دینا چاہتے ہیں۔ مگر والد صاحب نے واپسی تار دیا۔ کہ مقررہ تاریخ پر آجائیں۔ تاریخ بدلنے کی ضرورت نہیں۔ دوسری بہن کی شادی گاؤں میں ہی تھی۔ چنانچہ دونوں کے نکاح تاریخ مقررہ پر ہوئے۔ اور وہ رخصت ہوئیں۔ اس کے بعد جب پہلا ہی جمعہ آیا۔ اور والد صاحب قادیان جمعہ پڑھنے گئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو دیکھتے ہی فرمایا۔ کہ میاں نبی بخش ہم نے سنا ہے۔ آپ نے اپنے لڑکے کی وفات پر بڑا صبر کیا ہے۔ گویا حضور نے بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

جب ہماری والدہ صاحبہ رضی اللہ عنہا۔ فوت ہوئیں۔ تو میں گولڈ کوسٹ میں تھا۔ مگر عزیزوں نے بتلایا کہ آپ نے اس وقت بھی بڑا صبر کیا۔ حالانکہ بڑھاپے میں جب انسان کا عمر بھر کا رفیق جدا ہو۔ تو بڑا صدمہ ہوتا ہے۔ پھر ہماری ایک بہن ۱۹۳۲-۱۹۳۱ء میں چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر فوت ہوئیں۔ تو اس وقت بھی آپ نے بڑا حوصلہ دکھلایا۔ غرض آپ رضا بقضاء الٰہی کے بڑے عامل تھے۔

سلسلہ کے اخبارات سے محبت

سلسلہ کے سب اخبارات خریدتے۔ الحکم الحق دہلی۔ ریویو اردو تشحیذ۔ بدر۔ الفضل احمدی خاتون۔ مصباح وغیرہ۔ سلسلہ کی دیگر تحریکوں میں بھی حتی الوسع حصہ لیتے۔ وصیت کی رقم اور جائیداد کا حصہ زندگی میں ہی ادا فرما دیا تھا۔ اور جب تک ادا نہ کر چکے چین نہ تھا۔

اولاد

آپ کے دس بچے ہوئے۔ چھ لڑکیاں اور چار لڑکے۔ اس وقت پانچ لڑکیاں۔ اور دو لڑکے زندہ ہیں سب بچوں کی شادیاں اپنی زندگی میں کیں۔ اور نہایت سادگی کے ساتھ بغیر کسی قسم کی خلاف شرع بات وقوع میں آنے کے کیں۔ آپ کے کئی پوتے پوتیاں۔ نواسے اور نواسیاں بلکہ پڑنواسوں کے بچے بھی ہیں۔

کام میں ہوشیار

آپ قرآن کریم کے حافظ تھے۔ طبابت بھی پڑھی تھی۔ مولوی قطب الدین صاحب طبیب قادیان کے ہم سبق تھے۔ مگر سرکاری ملازمت کے باعث طبابت کو بطور پیشہ اختیار نہ کیا۔ گو بعض لوگوں کو نسخہ وغیرہ لکھ دیتے۔ اور اگر کوئی دوائی موجود ہوتی تو دیدیتے۔ آپ اپنے پٹوار کے کام میں خوب ماہر اور چست تھے۔ عموماً اول درجہ کا فصلانہ بونس حاصل کرتے۔ اور سب افسر آپ سے خوش رہتے۔ اور جس جگہ بھی رہے باعزت رہے۔ حتیٰ کہ اگر کسی جگہ سے تبدیلی ہو جانے کے بعد بھی وہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ تو لوگوں نے عزت اور محبت کے ساتھ خوش آمدید کہا۔

مرض الموت

آپ کو ذیابیطس کا مرض مدت سے تھا۔ مگر ۱۹۳۵ء سے طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی حتیٰ کہ دو تین سال سے چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو گئے تھے۔ عاجز کے خسر قبلہ ام جناب حکیم فضل حق صاحب نے علاج معالجہ میں بڑی کوشش کی۔ اور خدا تعالےٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا بھی رکھی ہے۔ والد صاحب کو افاقہ ہو جاتا رہا۔ مگر آخر وہ وقت آگیا کہ آپ داعیٔ اجل کو لبیک کہنے پر مجبور ہو گئے۔ اور ہم سب کو غمزدہ چھوڑ کر اپنے مولےٰ سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میں احباب سے اپنے مسیحا کے اس خادم کی بلندیٔ درجات کے واسطے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ نیز اپنے خسر صاحب کے لئے ان کے حسن سلوک کے باعث۔ اور اپنی چھوٹی بیوہ بہن امۃ الحی کے لئے بھی کہ اس نے چھ سال آپ کی دن رات خدمت کر کے ہم سب کا فرض اپنے ذمہ لے رکھا تھا۔ فجزاھا اللہ خیراً

دلفگار خاکسار۔ فضل الرحمن حکیم عفی عنہ احمدی مبلغ از نیگوس۔ نائیجیریا۔

ہوائی حملوں کے متعلق ضروری ہدایات

وہ آگ لگانے والے بم جو جاپانی بمبار کے ہوائی حملوں میں استعمال کر رہے ہیں ان سے بچاؤ کے متعلق لفٹنٹ کرنل اے جے۔ ریو ڈائرکٹر آف آپریشنس اینڈ ٹریننگ سول ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ حکومت ہند نے آل انڈیا ریڈیو دہلی سے تقریر کرتے ہوئے جو ہدایات نشر کیں۔ وہ اس لئے درج ذیل کی جاتی ہیں۔ کہ اگر خدانخواستہ آپ کے شہر پر حملہ ہو۔ تو آپ کو معلوم ہو کہ ان بموں کا کس طرح تدارک کرنا چاہیئے۔ اس میں ڈرنے کی کوئی بات نہیں انہیں بہت آسانی کے ساتھ ٹھکانے لگایا جا سکتا ہے۔

ان بموں کا وزن ڈیڑھ من کے لگ بھگ ہوتا ہے۔ ان میں فی الفور جلنے والا فتیلہ لگا ہوتا ہے۔ یہ بم ٹکرا کر پھٹتے ہیں۔ پھٹنے پر فولادی خول ریزہ ریزہ ہو کر بہت نیچے ایک مختصر سے حلقے میں پھیل جاتا ہے اور اس کے اندر بھری ہوئی اگن گولیاں تمام جگہ منتشر ہو جاتی ہیں۔ کچھ تو بم گرنے کی جگہ سے پچاس گز کے فاصلہ پر بھی پائی گئی ہیں۔ یہ آگ لگانے والی گولیاں جن کا قطر ایک انچ کا ہوتا ہے۔ ایک انچ سے کچھ ہی لمبی ہوتی ہیں۔ یہ ربڑ کی بنی ہوئی بھورے رنگ کی ہوتی ہیں۔ ان میں فاسفورس بھرا ہوا ہوتا ہے۔ جب بم پھٹتا ہے۔ تو یہ اگن گولیاں فوراً یا گرنے کے ایک دو منٹ کے اندر ہی اندر دھک اٹھتی ہیں۔ ہر گولی سے چار انچ سے چھ انچ اونچا شعلہ بھڑکتا ہے۔ مگر درجہ حرارت نسبتاً کم ہوتا ہے یہ گولیاں پانچ سے سات منٹ تک کے وقفہ میں جلتی ہیں ان سے بھورے رنگ کا دھواں نکلتا ہے اور ربڑ کے جلنے کی بو آتی ہے۔ انہیں اس طرح بجھایا جا سکتا ہے کہ یا تو ان پر پانی ڈال دیا جائے۔ یا انہیں بھیگی ریت سے دبا دیا جائے۔ جب پانی خشک ہو جاتا ہے یا ریت ہٹا دی جاتی ہے۔ تو یہ گولیاں پھر جوں کی توں دہکنے لگتی ہیں۔ اس لئے ان کو ٹھکانے لگانے کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ پہلے انہیں پانی یا بھیگی ریت سے اس طرح بجھا دیا جائے جیسا ابھی بتایا گیا ہے۔ اس کے بعد انہیں پانی کی بالٹی میں ڈال دیا جائے۔ پھر جب موقعہ ملے وہ بالٹی آبادی سے دور لے جا کر کسی جگہ خالی کر دی جائے۔ گولیاں وہیں جل جلا کر بھسم ہو جائیں گی۔

ظاہر ہے کہ یہ اطمینان کر لینا بہت ضروری ہے۔ کہ سب گولیاں چن لی گئی ہیں۔ اگر کسی ایک گولی سے بھی آگ لگ جائے۔ تو اس آگ کو اسٹرپ پمپ کے ذریعہ بجھا دینا چاہیئے۔ یہ گولیاں جسم کے کسی حصہ سے نہ چھونے پائیں۔ کیونکہ اگر یہ جلد سے چھو گئیں۔ تو خطرناک طور پر جل جانے کا اندیشہ ہے۔ اگر آپ سوء اتفاق سے جل جائیں تو بائی کاربونیٹ آف سوڈا کے پانچ فی صدی محلول سے تر کئے ہوئے گاز یا لنٹ کے ٹکڑے سے جلے ہوئے حصہ کو ڈھک دیں۔ اگر بائی کاربونیٹ آف سوڈا نہ ہو۔ تو جلے ہوئے حصہ کو پانی میں ڈبو دیں۔ یا پانی سے بھگو کر ایک موٹی گدی اس پر رکھ دیں۔ اگر کوئی کپڑا جلنے لگے۔ تو اس جلتے ہوئے کپڑے کو بھی ٹھنڈے پانی میں بھگو دیں۔ اور پھر بعد میں اچھی طرح دیکھ لیں۔ کہ فاسفورس کا کوئی بے جلا ٹکڑا تو نہیں رہ گیا۔ کھانے پینے کی کوئی چیز یا رقیق شے آلودہ ہو جائے تو اسے فوراً پھینک دیا جائے۔

۱۹۴۰-۴۱ء کے موسم سرما میں لنڈن کو جرمنوں کے آگ لگانے والے حملوں کی وجہ سے سخت نقصان پہونچا۔ ہندوستان میں ایسا ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ انسدادی تدبیریں نہایت آسانی کے ساتھ اختیار کی جا سکتی ہیں بشرطیکہ ہر شخص عورت اور مرد اپنے گھر اور شہر کی حفاظت کے سلسلہ میں اپنا فرض ادا کرے۔ ان تدبیروں میں سڑکوں کی آگ بجھانے والی جماعتیں بھی شامل ہیں۔ جو ان "وارڈنوں" کے اداروں میں بڑھائی گئی ہیں جو اکثر شہروں میں قائم ہو چکے ہیں ان علاقوں کی حفاظت کے لئے جن میں آپ رہتے ہیں۔ آگ بجھانے والی جماعتوں کی تنظیم کا حل بتاتا ہوں۔ ظاہر ہے کہ اس میں دوسرے مقامی حالات اور کیفیات کے مطابق ترمیم کی جا سکتی ہے۔

ہر پارٹی کارروائی کے وقت:

عام طور پر تین آدمیوں پر مشتمل ہو گی۔ اور ان آدمیوں کو امداد کی ضرورت ہو گی

آگ کی دیکھ بھال کرنے والے بھی سڑک کی آگ بجھانے والی جماعتوں کے ارکان بن سکتے ہیں۔ اس کا فیصلہ مقامی حالات کے مطابق کیا جاسکتا ہے۔ کہ آگ کی دیکھ بھال کا جو آگ بجھانے کے کام سے مختلف ہے۔ کیا طریقہ ہونا چاہیئے۔ مثلاً جس علاقہ میں آپ رہتے ہیں۔ اس میں دن کے وقت "آگ کی دیکھ بھال" ضروری نہیں۔ لیکن تاریکی کے اوقات میں آگ کی دیکھ بھال کا انتظام ضروری ہے۔ تاکہ اگر ضرورت پڑے تو وہ آگ بجھانے والی جماعت جو ڈیوٹی پر ہے۔ بغیر کسی تاخیر کے آتشزدگی کے مقام پر پہنچ سکے۔

جب تک ہوائی حملہ کا الارم نہ ہو۔ آگ کے دیکھ بھال کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن آگ کی دیکھ بھال کرنے والوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ہوشیار رہیں۔ اور وردیاں پہنے ہوئے اپنا فرض انجام دینے کے لئے تیار رہیں۔ جب "بھونپو" کے ذریعہ کارروائی کا الارم دیا جائے یا دشمن کے ہوائی جہاز قریب آجائیں۔ اس وقت آگ بجھانے والوں کو چاہیئے۔ کہ گشت لگا کر بم والے حملوں سے جو آتشزدگیاں ہوئی ہیں۔ انکا پتہ لگائیں۔ پارٹی کے باقی آدمی گھر میں رہ سکتے ہیں۔ بلکہ بستروں پر لیٹ سکتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ تاریکی کے اوقات میں کم از کم ایک آدمی کو جاگتے رہنا چاہیئے۔ خواہ ہوائی حملہ ہو رہا ہو یا نہ ہو رہا ہو۔ تاکہ پارٹی کے باقی آدمیوں کو اطلاع دی جاسکے۔

جب آگ کی دیکھ بھال کرنے والا فاصلہ پر بموں کو گرتا ہوا دیکھے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ پارٹی کے دوسرے آدمیوں کو کام کے لئے تیار رہنے کی اطلاع دے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ کپڑے پہن لیں۔ لیکن وہ اس وقت تک آگ بجھانے والے کے ساتھ نہ جائیں۔ جب تک وہ سیٹیوں کی "مختصر آوازیں" نہ سن لیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس علاقہ میں واقعی بم گر رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ روانہ ہوں۔ اور آگ لگانے والے بموں کو ٹھکانے لگائیں۔ اور "چھوٹی" آتشزدگیوں کو بجھائیں۔ جو شروع ہوگئی ہوں۔ ہر شخص عورت اور مرد کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اسے اچانک ضرورت پیش آنے اور سیٹی کی اطلاع سننے کے بعد کیا کرنا چاہیئے۔ اس طرح یہ واضح ہوگیا کہ ایک شخص یہ معلوم کرے گا کہ بم کہاں گر رہے ہیں۔

اور ان سڑکوں پر کام کرنے والی جتنی جماعتوں کے جتنے آدمی مل سکیں گے۔ انہیں آگ بجھانے کے لئے لے جائے گا۔ اگر خدانخواستہ آپکے گھر پر بم گرے یا بے پھٹے بموں کی موجودگی۔ آس پاس کی آگ یا دشمن کی کسی اور کارروائی کی وجہ سے آپ کو اپنا گھر چھوڑنا پڑے۔ تو اس صورت میں آپ کو کیا کرنا چاہیئے۔

دوسرے موقعوں کی طرح ہوائی حملوں کے بعد بھی خدا زیادہ تر انہیں لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرنا سیکھ گئے ہیں۔

ہمیشہ پولیس اور ہوائی حملے کے وارڈن کا کہنا مانئے۔ ان کا کام یہی ہے کہ آپ کی مدد کریں۔ جب وہ آپ سے کہیں۔ آپ مکان چھوڑ دیجیئے اور پناہ گاہ میں چلے جائیے۔ اگر آپ ایسا نہ کریں گے۔ تو بہت زیادہ نقصان اٹھائینگے۔ یہ فطری ہے کہ آپ پریشان ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ مصیبت میں ہوں۔ لیکن خدا کیواسطے کسی حالت میں بھی آپ دہشت زدہ نہ ہوں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وحشت ناک افواہوں پر نہ آپ خود کان دھریں اور نہ افواہیں پھیلائیں۔

چند باتیں ایسی ہیں جو آپ ابھی کرسکتے ہیں ممکن ہے۔ آپکو دن یا رات میں کسی وقت گھر چھوڑنا پڑے۔ اس لئے کسی ایسی جگہ جو آپ اور آپ کے گھر والوں کے علم میں ہو۔ گرم کپڑے اور کوئی کھانے پینے کی ایسی چیز موجود رہے۔ جسے آپ جیب میں ڈال سکیں۔ اس بات کو دیکھ لیجئے۔ کہ آپ کے گھر میں آگن بموں کو ٹھکانے لگانے کا پورا انتظام کر لیا گیا ہے۔ یعنی ریت کے بورے اور پانی کی بالٹیاں موجود ہیں یا نہیں۔

توقع کی جاتی ہے کہ وہ تمام لوگ جو معذور نہیں ہیں۔ سول ڈفنس سروسز میں سے کسی نہ کسی میں۔ یعنی سڑکوں پر آگ بجھانے والی فائر پارٹیوں یا ابتدائی طبی امداد کی فرسٹ ایڈ پارٹیوں کے کارکن یا وارڈن کی حیثیت سے اپنا نام لکھوالیں گے۔ اپنے اعزہ اور دوستوں سے پہلے سے طے کر لیجیئے کہ اگر آپ کو گھر چھوڑنا پڑے تو آپ ان کے پاس پہنچ سکیں اور اگر انہیں گھر چھوڑنا پڑے تو وہ آپ تک پہنچ سکیں۔ یہ سب سے عمدہ اور دانشمندی کی بات ہے۔ ظاہر ہے یہ تو ایک محض دوستانہ سلوک ہے۔

آپ کو چاہیئے کہ سب سے قریبی وارڈن کی چوکی۔ فرسٹ ایڈ کی چوکی۔ اور فائر اسٹیشن کا پتہ معلوم کرلیں۔ تاکہ اگر امداد کی ضرورت ہو تو آپ کو معلوم ہو کہ کہاں مل سکتی ہے۔

دشمن کے بمباروں کے آنے کی اطلاع سب سے پہلے عموماً بھونپو کی آواز سے ہوتی ہے۔ جب وہ بجے۔ آپ فوراً آڑ میں چلے جائیں۔ اگر قریب میں کوئی آڑ نہ ہو۔ تو خندق یا کھائی میں لیٹ جائیے۔ اور اس وقت تک پڑے رہیئے۔ جب تک "حملہ آوروں کے چلے جانے" کی اطلاع نہ سنیں۔ جب آپ سیٹی کی مختصر آوازیں سنیں۔ تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آگن بم گر رہے ہیں۔ اگر آپ کچھ جانتے ہوں۔ تو ان بموں کو ٹھکانے لگانے میں فائر پارٹیوں کو مدد دیجیئے ورنہ آڑ میں پڑے رہیئے۔

آپ تماشا دیکھنے کی غرض سے سڑک پر ہرگز نہ پہنچ جائیں۔ یہ سخت حماقت ہے

رنگون میں یہی ہوا تھا۔ کھڑکی کے پاس بھی نہ کھڑے ہوں۔ شیشے کے ریزے اڑ کر بہت بری طرح نقصان پہنچاتے ہیں۔ حملے کے بعد جہاں پولیس یا وارڈن بتائے وہیں چلے جائیے۔ ظاہر ہے۔ جو لوگ بہت زیادہ زخمی ہو گئے ہوں گے وہ ایمبولنس میں لاد کر ہسپتال پہنچا دیئے جائیں گے۔ اگر صرف معمولی سی جراحت ہو۔ تو بھی آپ فوراً قریبی فرسٹ ایڈ کی چوکی پر پہنچکر دکھا آئیے۔ وہاں ڈاکٹر اور نرسیں علاج کرنے کے لئے موجود ہوں گی۔ اگر خدانخواستہ بم گرنے کیوجہ سے آپکو گھر چھوڑنا پڑے۔ اور یہ نہ سمجھ میں آئے کہ آپ کہاں جائیں۔ تو اس صورت میں کہ آپ صحیح وسالم ہوں فوراً اپنے بال بچوں کو لے کر قریبی آرامگاہ (ریسٹ سنٹر) چلے جائیں۔ پولیس اور وارڈن آپ کو بتادیں گے کہ وہ کہاں ہے۔ وہاں آپکو آرام بھی ملے گا۔ اور آپ کچھ سو بھی سکیں گے۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

مجلس خدام الاحمدیہ کی سال چہارم کی مساعی کی رپورٹ مجلس مشاورت ۱۳۲۱ ہش کے موقع پر شائع کردی گئی ہے۔ جن مقامات سے نمایندگان تشریف لائے تھے وہاں کی مجلس کو بذریعہ نمائندگان اور بقیہ مجالس کو بذریعہ ڈاک بھجوائی گئی ہے۔ اگر کسی مجلس میں یہ رپورٹ نہ پہنچی ہو تو براہ کرم اپنے نمائندہ سے دریافت فرمانے کے بعد مرکز کو اطلاع دیں۔ تاکہ دوبارہ رپورٹ کی کاپی بھیجدی جائے۔ قائدین کرام براہ کرم اپنی مجلس کے تمام اراکین کو جمع کرکے ساری رپورٹ سنانے کا انتظام کریں اور دیکھیں کہ انکی مجلس نے کہاں تک اپنے فرائض کو نباہا ہے۔ اگر گذشتہ سال غفلت اور کوتاہی میں گذرا ہے۔ تو اس سال اپنی سستی کو دور کرکے گذشتہ کمی کی تلافی کریں۔ اور اپنی مجلس کی مساعی کی رپورٹ باقاعدگی سے بھجواتے رہیں۔ جزاکم اللہ۔

(خاکسار خلیل احمد ناصر جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اطفال کا امتحان ۸ مئی کو ہوگا

چونکہ مجلس عاملہ کے فیصلہ کے مطابق اس ماہ کے آخر میں قادیان میں اطفال کے ورزشی مقابلے ہو رہے ہیں۔ اسلئے صدر محترم کی ہدایت کے ماتحت اطفال کے آئندہ امتحان (جسکے لئے "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" کے ص ۱۹ سے آخر تک کے صفحات مقرر ہیں) کیلئے ۳۰ اپریل کی بجائے ۸ مئی کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس امتحان میں شامل ہونیوالے بچوں کے نام معہ ایک پیسہ فی کس فیس ازراہ کرم جلد ارسال کردیئے جائیں۔ تا رول نمبر اور پرچہ جات وقت پر بھیجے جاسکیں۔ (خاکسار محبوب عالم خالد مہتمم اطفال)

چندہ اشاعت اسلام

جن احباب کو سیونگ بنک یا عام بنکوں میں روپیہ رکھنے سے یا کسی اور طرح سود کا روپیہ ملتا ہے۔ انکی یاد دہانی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ از روئے فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسی رقوم صرف صدر انجمن احمدیہ کی مد اشاعت اسلام میں بھجوانی چاہئیں۔ اسلئے ایسا روپیہ جہاں تک ہوسکے جلد مرکز میں بھجوا دینا چاہیئے۔

(... نظارت دعوة وتبلیغ قادیان)

چوہدری لعل خانصاحب توجہ کریں

چوہدری لعل خانصاحب ولد محمد فضل خانصاحب ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی کے خلاف بھائی شیر محمد صاحب دوکاندار کے حق میں دارالقضاء سے مبلغ یکصد روپیہ کی ڈگری مورخہ ۱۲/۳/۳۹ کی صادر شدہ ہے چوہدری صاحب مذکور نے تین سال کے عرصہ میں ایک پیسہ بھی ادا نہیں کیا۔ حالانکہ فروری ۱۹۴۱ء کو انہوں نے دس روپے فصلانہ ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر باوجود بار بار توجہ دلانے کے انہوں نے اسکی ادائیگی نہیں کی۔ بذریعہ جوابی رجسٹری بھی ان سے مطالبہ کیا گیا۔ لیکن مورخہ ۳/۱/۴۱ کو شعبہ تنفیذ کی رجسٹری چٹھی وصول کرکے نہ ادائیگی کی۔ اور نہ ہی جواب دیا ہے۔ لہذا اب اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چوہدری لعل خانصاحب ایک ماہ کے اندر اندر بقایا واجب الادا اقساط بحساب بھائی شیر محمد صاحب شعبہ تنفیذ (نظارت امور عامہ) میں بھجوادیں۔ اور اگر کوئی عذر ہو تو اس عرصہ کے اندر نظارت ہذا میں تشریف لاکر صفائی اور عذر پیش کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی صورت میں ایک ماہ کے بعد ان کے خلاف تعزیری کارروائی کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور رپورٹ کردی جائے گی۔

چوہدری صاحب موصوف کے خلاف ایک ڈگری محمد رمضان صاحب گجرات کی مبلغ -/۲۰۹ روپے کی ۱۹۳۴ء کی شعبہ ہذا میں زیر تعمیل ہے۔ چوہدری صاحب اسکی ادائیگی بھی نہیں کرتے۔ اور نہ ہی چٹھیوں کا جواب دیتے ہیں۔ اب اگر چوہدری صاحب نے اس معاملہ کی طرف توجہ نہ کی۔ تو یہ معاملہ بھی محولہ بالا معاملہ کے ساتھ حضور کی خدمت میں بغرض تعزیر پیش کردیا جائیگا۔ (ناظر امور عامہ)

خاص رعایت

سال رواں کا احمدیہ کیلنڈر بفضلہ تعالےٰ پہلے سے زیادہ دیدہ زیب۔ کشادہ اور ہر لحاظ سے مکمل طبع ہوا ہے۔ جن دوستوں نے ابھی تک اس قومی اور ملی چیز کو نہیں حاصل کیا۔ وہ اس خاص رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔ اب قیمت ۳/ کی بجائے ۲/ کردی گئی ہے اور ایک ساتھ چار یا چار سے زائد کیلنڈر منگوانے پر خرچ ڈاک کی بھی رعایت دیجاتی ہے۔ احمدیہ کیلنڈر میں قمری اور انگریزی تاریخیں اور رخصتیں بھی درج ہیں۔

(مہتمم نشر و اشاعت)

لاری میں تبلیغ

چند روز ہوئے میں لاہور جا رہا تھا تو میرے ہمسفر ایک انسپکٹر پولیس تھے۔ انہوں نے میرے ہاتھ میں الفضل کا پرچہ دیکھکر کہا۔ کیا آپ مرزائی ہیں۔ میں نے کہا خدا کے فضل و کرم سے احمدی ہوں اور تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ میں اس جماعت میں داخل ہوا ہوں۔ اسکے بعد ان سے قریباً تین گھنٹے تک گفتگو ہوتی رہی اور جب ہم لاہور پہنچے اور وہ لاری سے اترنے لگے تو مجھ سے کہا کہ بھائی صاحب جتنی مجھ کو احمدیت سے ...

ضروری گذارش

"الفضل" مورخہ ۱۵، ۱۶ اپریل میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جن کا چندہ الفضل ختم ہوچکا ہے یا ۲۰ مئی تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے احباب سے درخواست ہے کہ وہ یکم مئی تک چندہ ارسال فرماویں یا "وی پی" روکنے کے متعلق اطلاع بھیجدیں۔ جن احباب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوا۔ یا "وی۔پی" روکنے کی اطلاع نہ ملی۔ ان کی خدمت میں یکم مئی کو "وی۔پی" ارسال کردیئے جائینگے۔ (مینجر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۱۹ اپریل جنیوا کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ فرانس اور جرمنی کے درمیان ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ جس پر ۱۴ اپریل سے عمل ہو گا۔ اس کی رو سے فرانس کے تین جنگی جہاز۔ چھ مختلف سائز کے جہاز۔ ایک طیارہ بردار جہاز۔ نو چھوٹے جہاز اور دس تباہ کن جہاز جرمنی کے حوالہ کر دئیے جائیں گے۔ فرانس کے کچھ اور جہاز ٹولون اور مارسیلز کی بندرگاہ میں مرمت کئے جائیں گے۔ اور پھر انہیں جرمنی کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

وشی ۱۹ اپریل۔ فرانس کے ایک سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مارشل پیٹان نے اپنے تمام اختیارات موسیو لاوال کو دے دئیے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ اب وشی گورنمنٹ پیرس چلی جائے گی۔ اور مقبوضہ فرانس اور جرمنی میں ڈاک کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

واشنگٹن ۱۹ اپریل۔ جرمنی اور فرانس میں معاہدہ کو امریکہ میں بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ نے فرانس کو ایک میمورینڈم کے ذریعہ متنبہ کیا ہے۔ کہ اگر اس معاہدہ پر عمل کیا گیا۔ تو مغربی کرہ ارض کے فرانسیسی مقبوضات پر قبضہ کر لیا جائے گا۔ نیز فرانسیسی جزائر پر بم باری کی جائے گی۔

دہلی ۱۹ اپریل۔ انڈین ایئر فورس کے ہوائی جہازوں نے انڈیمان میں پورٹ بلیئر کی بندرگاہ پر بم باری کی۔ چار انجنوں والی کئی ہوائی کشتیوں پر بم گرائے گئے۔ دو کو آگ لگ گئی۔ اور تین کو سخت نقصان پہنچا۔ نیز برما میں جنوبی ایراوتی کے محاذ پر دشمن کی فوجوں اور موٹر گاڑیوں پر بھی بم باری کی گئی۔

لنڈن ۱۹ اپریل۔ کل رات ٹوکیو میں ایک اور ہوائی حملہ کا الارم ہوا۔ جو دو گھنٹے تک جاری رہا۔ اوساکا اور وسطی جاپان کے بعض شہروں میں بھی ہوائی حملوں کے الارم ہوئے۔

لنڈن ۱۹ اپریل کہا جاتا ہے۔ کہ ہٹلر نے جنرل فان کیو چلا کو روسی محاذ پر جرمن فوجوں کا سپہ سالار مقرر کر دیا ہے۔ یہ بہت قابل جنرل سمجھا جاتا ہے جنرل خان

لیبیا کو فارغ کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۹ اپریل۔ آج صبح کسی آبدوز نے نیدرلینڈ ویسٹ انڈیز میں خلیج بلین کے تیل کے چشموں پر گولہ باری کی تمام نشانے خطا گئے۔ اور کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ابھی تک آبدوز کا پتہ نہیں لگایا جا سکا۔ کہ کس ملک کی تھی۔

لنڈن ۱۹ اپریل ایک جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ حکومت سیام نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپنے صدر مقام کو بنکاک سے کسی اور جگہ پر منتقل کر دیا جائے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ بنکاک پر اتحادی طیاروں کی بم باری سے سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔

یروشلم ۱۹ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ دشمن کے ایک جہاز نے کل فلسطین کے ساحل پر دو گولے پھینکے۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

دہلی ۱۹ اپریل۔ حکومت ہند نے صوبائی حکومتوں کو اختیار دیا ہے۔ کہ وہ چاہیں تو عوام کو دشمن کے ریڈیو سننے کی ممانعت کر سکتی ہے۔

سان فرانسسکو ۱۹ اپریل۔ ٹوکیو پر بم باری سے شاہ جاپان کو بہت تشویش لاحق ہوئی ہے۔ کل تین وزراء نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر رپورٹ پیش کی۔

واشنگٹن ۱۹ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ماہ مارچ میں روس کو ماہ فروری کی نسبت اڑھائی گنا زیادہ امداد دی گئی۔

دہلی ۱۹ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ برما میں پنچانگ کے رقبہ میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ برمی فوجیں بڑی بہادری سے لڑ رہی ہیں۔ چینی فوجیں ایراوتی کے محاذ پر دشمن کا سخت مقابلہ کر رہی ہیں

ماسکو ۱۹ اپریل۔ سوویٹ ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ روسی فوجیں فنی مورچوں کو توڑ کر لینن گراڈ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اور اب شہر سے صرف ساٹھ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ جرمنی اب نئی فوجیں اور نیا سامان جنگ میدان میں لا رہے ہیں۔

روم ۱۹ اپریل۔ بلغارین گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ پارچہ بافی کے دو بڑے بڑے کارخانوں میں یہودیوں کے تمام حصے ضبط کر لئے جائیں۔ ان کی پرائیویٹ جائیدادوں کی تفاصیل بھی معلوم کی جا رہی ہیں اور وہ بھی ضبط کر لی جائیں گی

دمشق ۱۹ اپریل شام کی وزارت نے استعفیٰ دے دیا۔ اور اب حسن البرازی نے نئی وزارت مرتب کی ہے۔

انقرہ ۱۹ اپریل۔ ترکی کے جرمن سفیر فان پاپن پر بم پھینکنے کے الزام میں ایک ترک اور ایک روسی پر جو مقدمہ چل رہا ہے اس کی سماعت غیر متوقع طور پر ۲۹ اپریل پر ملتوی کر دی گئی ہے۔ جبکہ استنبول کے بعض گواہوں کی شہادتیں ہوں گی۔

ماسکو ۱۹ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ شمالی ناروے میں ایک جگہ ملک کے تمام محبان وطن نظر بند تھے۔ انہوں نے بغاوت کر کے اپنے پہرہ داروں کو قتل کر دیا۔ اور خود پہاڑوں میں بھاگ گئے

ماسکو ۱۹ اپریل۔ جنگی اخراجات کیلئے سوویٹ گورنمنٹ نے قرضہ کی اپیل کی تھی۔ جو ہی دو دن میں دس ارب روبل سے زیادہ ہو گیا۔

ماسکو ۱۹ اپریل۔ سوویٹ ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ روسی فوجیں اس وقت اہم ریلوے لائنوں کو کاٹنے میں مصروف ہیں گذشتہ چند روز میں کئی ہزار فنی ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور دشمن کے بہت سے ٹینک اور دیگر سامان جنگ ہمارے قبضہ میں آیا ہے

لکھنؤ ۱۹ اپریل آریہ سماج کے ایک پرچارک نے آج یہاں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جاپانیوں نے ہندو مندروں پر نہایت ظالمانہ بم باری کی ہے۔ سیام اور برما میں بعض مندر ہندوستانی آرٹ کا بہترین نمونہ تھے۔ جو تباہ ہو گئے جاپانیوں نے قدیم سنسکرت کے کتبے بھی تباہ کر دئیے ہیں

لنڈن ۱۹ اپریل۔ فرانسیسی حکومت میں جو تازہ تبدیلی ہوئی ہے۔ اس کے خلاف بطور پروٹسٹ ارجنٹائن کا فرانسیسی سفیر مستعفی ہو گیا ہے۔

لنڈن ۱۹ اپریل۔ مارشل پیٹان آج فرانسیسی قوم کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کریں گے۔ اسی طرح موسیو لاوال بھی۔

لنڈن ۱۹ اپریل۔ پیرس کے جرمن ملٹری گورنر کے حکم سے ۳۵ فرانسیسیوں کو کمیونسٹ ہونے کے جرم میں سزائے موت دیدی گئی

لنڈن۔ ۱۹ اپریل۔ آسٹریلیا کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آج پھر اتحادی طیاروں نے نیو برٹن کی بندرگاہ رابول پر حملہ کیا۔ اور وہاں لنگر انداز جاپانی جہازوں پر بم گرائے۔ ایک فضائی مستقر کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ اور بہت سے جاپانی طیارے تباہ کر دیئے گئے۔

واشنگٹن۔ ۱۹ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ فلپائن میں ۱۲۶ دنوں کی جنگ میں جاپانیوں کے ۲۵۷ بمبار اور جنگی ہوائی جہاز گرائے جا چکے ہیں۔ جن کو نقصان پہنچا۔ وہ اس سے علاوہ ہیں ۱۹ بحری جہاز غرق کئے گئے۔ اور ۱۳۱ کو نقصان پہنچایا گیا۔ ان میں ایک ۲۹ ہزار ٹن کا جہاز بھی تھا۔ اس جنگ میں جاپانی اور امریکن فوجوں میں ایک اور آٹھ کی نسبت رہی ہے۔

لنڈن ۱۹ اپریل۔ امریکہ کے چیف آف جنرل سٹاف جنرل مارشل نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ امریکہ میں اسلحہ سازی کی رفتار بہت بڑھی ہوئی ہے۔ وہاں ایک مکمل چھاپہ مار فوج تیار کی جا رہی ہے مزید امریکن باقاعدہ فوج بھی برابر انگلستان بھیجی جاتی رہے گی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی